



# آئیے ہم سب مل کر دعا کریں

## مفتی منیب الرحمن

2018ء کے قومی انتخابات بلکہ سینیٹ کے حالیہ انتخابات پر بھی شکوک و اُوہام اور بدگمانیوں کے سائے منڈلاتے رہے ہیں، لیکن آخر کار سینیٹ کے انتخابات مقررہ وقت پر منعقد ہو ہی گئے، اگرچہ اُن کے بہت سے پہلوؤں پر سوالیہ نشانات اب بھی قائم ہیں۔ اُس کے بعد بھی سیاسی ذہن رکھنے والے جب بھی آپس میں ملتے، ایک دوسرے سے یہ سوال ضرور کرتے کہ آیا انتخابات مقررہ وقت پر منعقد ہوں گے، یہ خدشات ذمہ دار حلقوں کی یقین دہانیوں کے باوجود ذہنوں میں پیدا ہو رہے تھے۔ اب الحمد للہ! انتخابی عمل شروع ہو چکا ہے، اُمیدوار میدان میں اتر چکے ہیں، سیاسی جماعتیں اپنے اکثر اُمیدواروں کو پروانہ نامزدگی جاری کر چکی ہیں اور یہ عمل شاید ایک دو دن میں مکمل ہو جائے گا۔ پھر اُمیدواروں کی جانب سے اپنے نام واپس لینے کی تاریخ گزرنے کے بعد حلقہ وار حتمی فہرست شائع کر دی جائے گی۔

بعض تجزیہ کاروں نے آنے والے قومی انتخابات میں خون خرابے کے خدشات بھی ظاہر کیے ہیں، کیونکہ یہ انتخابات انتہائی بے اعتمادی اور تناؤ کے ماحول میں ہو رہے ہیں، گزشتہ حکمرانوں کے راستے میں جو کانٹے بوئے گئے تھے، شاید وہ آنے والے حکمرانوں کے پاؤں میں بھی چبھیں گے، فارسی کا مقولہ ہے: ”چاہ کن را چاہ در پیش“، یعنی جو دوسرے کے راستے میں کنواں کھودتا ہے، کبھی خود بھی اس میں گر پڑتا ہے۔ بے یقینی کے ماحول میں معیشت ساکت و جامد ہو جاتی ہے، سرمایہ دار سرمایہ کاری سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے، کیونکہ وہ غیر یقینی حالات میں اپنے سرمائے کو خطرے سے دوچار کرنا نہیں چاہتا، گزشتہ کچھ عرصے سے ہم تقریباً اسی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ نگراں حکومت کے لیے دو مہینے گزارنا مشکل ہو رہا ہے اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان امریکن ڈالر کے انڈیکس بنڈ جاری کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے، یعنی قرض لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ انٹرنیشنل کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی ”مودیز“ نے پاکستان کے ریٹنگ کی شرح کم کر دی ہے، اگرچہ بحیثیت مجموعی پاکستانی معیشت کی شرح نمو

(Growth Rate) کو قدرے اطمینان بخش قرار دیا ہے۔ دیکھنا ہے کہ آنے والی حکومت اس مشکل سے نکلنے کے لیے کیا تدبیر اختیار کرتی ہے۔ حکومت پاکستان نے بیرون ملک پاکستانی شہریوں کے زرمبادلہ اور اثاثوں کو ٹیکس میٹ ورک میں لانے کے لیے جو ٹیکس اسکیم 2018ء جاری کی تھی، وہ ماضی کی اسکیموں کی طرح اطمینان بخش حد تک کامیاب نہیں ہوئی، حالانکہ اس ترغیبی اسکیم میں اثاثے بدستور بیرون ملک رکھنے کی رعایت بھی فراہم کی گئی تھی۔ اس اسکیم کی ناکامی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سرمایہ داروں کو بدستور اپنے ریاستی نظام اور حکومتی وعدوں پر اعتماد نہیں ہے۔



الیکشن کمیشن آف پاکستان اور دیگر مقتدر حلقے آنے والے قومی انتخابات کے شفاف اور غیر جانب دار ہونے کی یقین دہانیاں کر رہے ہیں، لیکن اب ہمارے ملک میں یقین دہانیوں، وعدوں اور دعووں پر اعتماد کم ہی کیا جاتا ہے، بلکہ ان سے شکوک میں اضافہ ہوتا ہے، کیونکہ لوگ ماضی کے تجربات کی روشنی میں انگریزی کے اس مقولے پر زیادہ یقین رکھتے ہیں:

”Nothing is true, unless it is denied by the Government“، یعنی کوئی بات سچ نہیں ہے تا وقتیکہ حکومت وقت اس کی نفی کر دے۔ لہذا 25 جولائی کے قومی انتخابات کا غیر جانبدار اور شفاف ہونا الیکشن کمیشن آف پاکستان، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور نگران وفاقی و صوبائی حکومتوں کے عمل سے ثابت ہوگا۔ کسی حد تک قومی اور بین الاقوامی معائنہ کار اور میڈیا کی مشاہداتی رپورٹیں اور شواہد اس کا تعین کریں گے، کیونکہ آج کل ”لائو کوریج“ کے ذرائع بہت زیادہ وجود میں آچکے ہیں اور یہ بھی دیکھا جائے گا کہ آیا ووٹر کے لیے پس پردہ اپنے پسندیدہ امیدوار کے نام پر مہر لگانے کا نظام کسی CCTV کیمرے کی ریخ میں تو نہیں ہے اور یہ کہ آیا خود ووٹر اپنے ووٹ کی پرچیوں کی موبائل تصویروں لے رہے ہیں یا نہیں، کیونکہ یہ صورتیں انتخابات کی رازداری کو مشتبہ بنا دیتی ہیں۔ الغرض بہت کچھ عملی تجربے اور مشاہدے پر موقوف ہے۔ اسی طرح پوری قوم مشاہدہ کر رہی ہے کہ میڈیا دینی سیاسی جماعتوں کو کوریج نہیں دے رہا، جب کہ لبرل سیاسی جماعتوں کے لیے اس کے دروازے کھلے ہیں، اس کی خدمات حاضر ہیں، کیا الیکشن کمیشن پاکستان کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ میڈیا کو کوریج میں انصاف برتنے کا حکم دے، کسی حد تک تو ترجیح اس کا حق ہے، لیکن دینی طبقے کی مکمل نفی یا بائیکاٹ سیاسی اعتبار سے سب کے لیے levelled Field یعنی یکساں مواقع فراہم کرنا کھلائے گا۔

ہم جیسے بے اختیار لوگوں کی خواہش تھی کہ کم از کم بڑی قومی سیاسی جماعتیں آئندہ دس بیس سال کے لیے کسی جامع طویل المدتی ایجنڈے پر متفق ہو جائیں، لیکن جب سیاسی عداوت و نفرت شخصی اور قبائلی عداوت کی روایت کو بھی پیچھے چھوڑ جائے، تو کسی محققہ قومی بیٹاق پرکلی یا اکثری اجماع ہونا عملاً ناممکن ہو جاتا ہے اور ہم قومی اعتبار سے اسی کیفیت اور نوشتہ دیوار سے دوچار ہیں۔ پاکستان تحریک انصاف، جو نظریاتی سیاست اور تبدیلی کی دعوے دار تھی، کی جانب سے ٹکٹوں کی تقسیم پر اس کے بعض محبین کا لم نگاروں اور تجزیہ کاروں کا حیرت کے سمندر میں ڈوب جانا بجائے خود باعث حیرت ہے۔ ہمارا قومی خیر ایک ہی مٹی سے اٹھا ہے اور ہماری خوبیاں اور خامیاں تقریباً مشترک ہیں، انیس بیس یا اٹھارہ بیس سے زیادہ فرق کی امید لگالینا خوش فہمی یا سادہ لوحی سے زیادہ کچھ نہیں ہے یا کسی حد تک اپنی ذاتی محرمیوں اور خواہشات کے پورا نہ ہونے کا مظہر ہے۔ حقیقت پسندی کا شعار ہی بہتر ہے، اس سے انسان مایوسی اور قنوطیت سے بچ جاتا ہے اور ذہنی دباؤ کا شکار نہیں ہوتا۔ ہمارے ہاں نظریاتی سیاست کے دعوے کوئی حقیقت نہیں رکھتے، ہماری قومی سیاست کے بیش تر کھلاڑیوں کا نظریہ ایک ہی ہے یعنی ہر قیمت پر اقتدار میں شامل ہونا یا اس کے زیر سایہ رہنا ہے۔ یہ انتشار جو سیاسی جماعتوں کی جانب سے ٹکٹوں کی تقسیم پر نظر آ رہا ہے، اس کا ایک ٹریڈ حکومت سازی کے موقع پر بھی نظر آئے گا اور پھر سب حالات سے سمجھوتہ کر کے اسی تنخواہ پر گزارہ کریں گے اور اقتدار کی خیرات کے لیے سکول پھیلائیں گے کہ شاید کوئی ریزگاری اُس میں بھی پڑ جائے۔ حکومت سازی کے موقع پر ماضی کی طرح ضرورت پڑنے پر سیاسی جوڑ توڑ بھی ہوں گے، سیاسی قلابازیاں بھی دیکھنے میں آئیں گی، فلور کراسنگ بھی ہوگی، ان سب اقدامات اور یوٹرن یعنی رجعت معکوس کے لیے دلائل کا انبار بھی ہوگا اور ہم عربی محاورے کے مطابق ”الآن کما کان“ کے حیران کن مناظر دیکھیں گے، یعنی یہ کہ آج بھی کل ہی کی



طرح ہے، کچھ بھی تو نہیں بدلا، بلکہ بعض صورتوں میں تو نام اور چہرے بھی حسب سابق رہتے ہیں۔ منتخب لوگوں کو نئے سیاسی میک اپ کے ساتھ آنے میں کوئی دشواری اور ندامت محسوس نہیں ہوتی، یہ لوگ Shame Proof یعنی ندامت سے عاری ہوتے ہیں، اقتدار کی چمک انہیں تازہ دم رکھتی ہے، علامہ اقبال نے کسی اور کیفیت میں کہا تھا:

موتی سمجھ کے شانِ کرمی نے پُچن لیے      قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

انفعال کے معنی ہیں: اثر قبول کرنا، شعر میں اس کے مرادی معنی ہیں: ”اپنی غلطی پر نادم ہونا“۔ احادیث مبارکہ میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (۱) ”السُّدْمُ تَوْبَةٌ“ یعنی گناہ پر اللہ تعالیٰ کے حضور شرمساری ہی توبہ کی حقیقت ہے (کیونکہ انسان اپنی غلطی پر شرمسار ہوتا ہے تو غیر مشروط معافی مانگتا ہے)، (سنن ابن ماجہ: 4252)۔ (۲) ”كَفَّارَةُ الذَّنْبِ التَّدَامَةُ“ یعنی گناہ کا کفارہ اللہ تعالیٰ کے حضور شرمساری ہے (کیونکہ اسی سے گناہ کے ازالے کی تحریک پیدا ہوتی ہے)، (مسند احمد: 2623) (۳) ”فَلْيَأْنِ الْعَبْدُ إِذَا اغْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ“ یعنی بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر (اللہ تعالیٰ کے حضور شرمسار ہو کر) توبہ کرتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، (صحیح بخاری: 4141)، (۴) ”عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ یعنی ایسی دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جنہوں نے اللہ کی خشیت سے آنسو بہائے ہوں اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کے لیے جاگتی رہی ہو، (سنن ترمذی: 1639)۔

الغرض علامہ اقبال نے کہا: ”جب میں اپنے گناہوں پر شرمسار ہوا اور میری پیشانی پر ندامت کے باعث پسینے کے قطرات نمودار ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قیمتی موتی قرار دے کر اپنی رحمت میں سمیٹ لیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بندے سے یہی مطلوب ہے کہ گناہوں پر ندامت سے پسینہ نکل آئے یا آنکھیں ڈبڈبانے لگیں“۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور یہ اعزاز کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے، ہم نے تو بحیثیت قوم غلطی پر ڈٹ جانے اور اس کا جواز (Justification) پیش کرنے کے شیطانی شعار کو اختیار کر رکھا ہے، ایسے میں کون سی تبدیلی اور کہاں کی تبدیلی، بس گزارہ ہی کرنا پڑتا ہے۔

اس لیے ہم نے کالم کا عنوان قائم کیا ہے: ”آئیے ہم سب مل کر دعا کریں“۔ ہمارا مَدِّ عَا یہ ہے کہ پوری قوم کو بصدِ عَزَّ و نیاز سراپا التماس بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے کہ 25 جولائی کے قومی انتخابات کا مرحلہ امن و سلامتی اور خیر و عافیت سے گزر جائے، کوئی فساد برپا نہ ہو، کوئی خوں ریزی نہ ہو اور ان انتخابات کے لظن سے ملک و قوم کے لیے کوئی خیر کی صورت پیدا ہو۔ ہم جس معاشی اور سیاسی عدم استحکام سے دوچار ہیں، اس سے قوم کو نجات ملے، ہماری سیاست اور نظامِ مستحکم ہو، ہم خود اپنے آپ پر اور اپنے نظام پر اعتماد و افتخار کے قابل بن سکیں اور دنیا بھی ہم پر اعتماد کر سکے، ہمارا میڈیا روز سرشام اپنے ملک و ملت کا تمسخر نہ اڑائے، تذلیل نہ کرے، کوئی افتخار و اعتبار اور استناد کا پہلو دنیا کے سامنے پیش کرے، بیرونِ ملک پاکستانی ہر وقت اپنے میڈیا کو دیکھ کر کرب میں مبتلا نہ ہوں بلکہ اپنے آپ کو پاکستانی ہونے کی حیثیت سے سر بلند و سرفراز محسوس کریں۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان اور مقتدر اداروں کے دعوے کے مطابق یہ انتخابات واقعی صاف و شفاف اور غیر جانبدار نظر آئیں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے طفیل ہماری دعا قبول فرمائے۔